



وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّىٰ نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ مِنكُمْ وَالصَّابِرِينَ



اور ہم ضرور آزمائش میں ڈالیں گے تم کو تاکہ دیکھ لیں ہم انکو جو جہاد کرنے والے ہیں تم میں سے اور ثابت قدم رہنے والے ہیں۔

## تفسیر ابن کثیر

علامہ عماد الدین ابن کثیر

مترجم

مولانا محمد صاحب جونا گڑھی

مُحَمَّدٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کفار کے اعمال خیر برباد ہیں:

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللّٰهِ أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ (۱)

جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکا اللہ نے انکے اعمال برباد کر دیئے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ جن لوگوں نے خود بھی اللہ کی آیتوں کا انکار کیا اور دوسروں کو بھی راہ الہی سے روکا اللہ تعالیٰ نے انکے اعمال ضائع کر دیئے انکی نیکیاں بیکار ہو گئیں۔ جیسے فرمان ہے:

وَقَدِمْنَا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنثُورًا (25:23)

ہم نے انکے اعمال پہلے سے ہی غارت و برباد کر دیئے ہیں۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَهُوَ  
الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ...

اور جو لوگ ایمان لائے اور بھلے کام کئے اور اس پر بھی یقین کیا جو محمدؐ پر اتاری گئی ہے اور

دراصل ان کے رب کی طرف سے سچا دین بھی وہی ہے

فرمایا اور جو لوگ ایمان لائے دل سے اور مطابق شرع اعمال کئے بدن سے یعنی ظاہر و باطن دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف  
جھکا دیئے اور وحی الہی کو بھی مان لیا جو موجودہ آخر الزماں پیغمبرؐ پر اتاری گئی ہے اور جو فی الواقع رب کی طرف سے ہی ہے  
اور جو سراسر حق و صداقت ہی ہے۔

... كَفَرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ (۲)

اللہ نے انکے گناہ دور کر دیئے اور انکے حال کی اصلاح کر دی

انکی برائیاں برباد ہیں اور انکے حال کی اصلاح کا ذمہ دار خود رحمن ہے اس سے معلوم ہوا کہ حضورؐ کے نبی ہونے کے بعد  
ایمان کی شرط آپؐ پر اور قرآن پر ایمان لانا بھی ہے۔

حدیث میں حکم ہے کہ جسکی چھینک پر حمد کرنے کا جواب دیا گیا ہوا سے چاہئے کہ کہے:

يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحْ بَالَكُمْ

اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری حالت سنبھالے۔

ذَلِكَ بِأَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَأَنَّ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَبِّهِمْ...

یہ اس لئے کہ کافروں نے باطل کی پیروی کی اور مومنوں نے اس دین حق کی اتباع کی جو ان

کے اللہ کی طرف سے ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کفار کے اعمال غارت کر دینے کی اور مومنوں کی برائیاں معاف فرما دینے اور انکی شان سنوارانے کی  
وجہ یہ ہے کہ کفار تو ناحق کو اختیار کرتے ہیں حق کو چھوڑ کر اور مومن ناحق کو پرے پھینک کر حق کی پابندی کرتے ہیں۔

... كَذَلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ لِلنَّاسِ أَمْثَالَهُمْ (۳)

اللہ تعالیٰ لوگوں کو انکے احوال اسی طرح بتاتا ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے انجام کو بیان فرماتا ہے۔

فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ...

جب کافروں سے گھمسان کارن پڑ جائے تو گردنوں پر وار مارو

... حَتَّىٰ إِذَا أَضْمَرْتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَتَاقَ ...

جب انکا خوب کٹاؤ کر چکو تو اب خوب منضبوط قید و بند سے گرفتار کرو

... فَأِمَّا مَنَّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً ...

پھر اختیار ہے کہ خواہ احسان رکھ کر چھوڑ دو یا فدیہ بدلہ لے کر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب کافروں سے مذہبھیز ہو جائے اور دینی لڑائی شروع ہو جائے تو انکی گردنیں اڑاؤ پھر جب دیکھو کہ دشمن ہارا اسکے آدمی کافی مارے جا چکے تو باقیوں کو قید کر لو جب لڑائی ختم ہو چکے تو پھر تمہیں اختیار ہے کہ قیدیوں کو بطور احسان بغیر لئے ہی چھوڑ دو یا ان سے تاوان جنگ وصول کر کے چھوڑ دو۔

ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ غزوة بدر کے بعد یہ آیت اتری ہے کیونکہ بدر کے معرکہ میں زیادہ تر مخالفین کو قید کرنے اور قید کرنے کی کمی کرنے میں مسلمانوں پر عتاب کیا گیا تھا اور فرمایا تھا:

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ تُرِيدُونَ عَرَصَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ يُرِيدُ  
الْآخِرَةَ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ -

لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (68:8-67)

نبی کو لائق نہ تھا کہ اسکے پاس قیدی ہوں جب تک کہ ایک مرتبہ جی کھول کر مخالفین میں موت کی گرم بازاری نہ ہوئے کیا تم دنیوی اسباب کی چاہت میں ہو؟ اللہ کا ارادہ تو آخرت کا ہے اور اللہ عزیز و حکیم ہے اگر پہلے سے ہی اللہ تعالیٰ کا لکھا ہوا نہ ہوتا تو جو تم نے کیا اسکی بابت تمہیں بڑا عذاب ہوتا۔

بعض علماء کا قول ہے کہ یہ اختیار منسوخ ہے اور یہ آیت ناسخ ہے۔

فَإِذَا انسَلَخُوا الْأَشْهُرَ الْحُرْمَ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ (9:5)

حرمت والے مہینے جب گزر جائیں تو مشرکوں کو جہاں پاؤ وہیں قتل کرو۔

اور بعض کہتے ہیں کہ امام کو دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے یعنی یا تو احسان رکھ کر چھوڑ دے یا فدیہ لیکر چھوڑ دے۔

لیکن بعض اور کہتے ہیں کہ قتل کر ڈالنے کا بھی اختیار ہے اسکی دلیل یہ ہے کہ بدر کے قیدیوں میں سے نصر بن حارث اور عقبہ بن ابومعیط کو رسول اللہ نے قتل کرا دیا تھا۔

... حَتَّى تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا...

تا وقتیکہ لڑائی اپنے ہتھیار رکھ دے۔

... ذَلِكَ ...

یہی حکم ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہاں تک کہ لڑائی اپنے ہتھیار رکھ دے یعنی بقول مجاہد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو جائیں۔ ممکن ہے حضرت مجاہد کی نظریں اس حدیث پر ہوں جس میں ہے:

لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ حَتَّى يُقَاتِلَ آخِرُهُمُ الدَّجَالَ

میری امت ہمیشہ حق کے ساتھ ظاہر رہے گی یہاں تک کہ انکا آخری شخص دجال سے لڑے گا۔

مسند احمد اور نسائی میں ہے کہ حضرت سلمہ بن نفیل خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے میں نے گھوڑوں کو چھوڑ دیا اور ہتھیار لگ کر دیئے اور لڑائی سے اپنے ہتھیار رکھ دیئے اور میں نے کہہ دیا کہ اب لڑائی ہے ہی نہیں حضور نے انہیں فرمایا:

إِن جَاءَ الْقِتَالُ، لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى النَّاسِ، يُزِيغُ اللَّهُ تَعَالَى قُلُوبَ أَقْوَامٍ، فَيُقَاتِلُونَهُمْ وَيَرْزُقُهُمُ اللَّهُ مِنْهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ، أَلَا إِنَّ عَقْرَ دَارِ الْمُؤْمِنِينَ الشَّامُ، وَالْحَيْلُ مَعْفُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

اب لڑائی آگئی میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ لوگوں پر ظاہر رہے گی جن لوگوں کے دل بیزھے ہو جائیں گے یہ ان سے لڑیں گے اور اللہ تعالیٰ ان سے روزیاں دے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا امر آجائے اور وہ اسی حالت میں ہوں گے مومنوں کی زمین شام میں ہے۔ گھوڑوں کی ابال میں قیامت تک کے لئے خیر رکھ دی ہے۔

یہ حدیث امام بغوی نے بھی بیان کی ہے اور حافظ ابویعلیٰ موصلی نے بھی۔

حضرت قتادہ نے لڑائی کے ہتھیار رکھ دینے سے مراد شرک کا باقی نہ رہنا ہے۔

بعض سے مروی ہے کہ کہ مشرکین اپنے شرک سے توبہ کر لیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ اپنی کوششیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں صرف کرنے لگ جائیں۔

... وَلَوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلَكِنْ لِيَبْلُوَ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ...

اور اللہ چاہتا تو خود ہی ان سے بدلہ لے لیتا لیکن اس کی چاہت یہ ہے کہ تم میں سے ایک کا

امتحان دوسرے سے لے لے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ چاہتا تو آپ ہی کفار کو برباد کر دیتا اپنے پاس سے ان پر عذاب بھیج دیتا لیکن وہ تو یہ چاہتا ہے کہ تمہیں آزما لے اس لئے جہاد کے احکام جاری فرمائے ہیں۔

سورہ آل عمران اور سورہ برأت میں بھی اسی مضمون کو بیان کیا گیا ہے۔ سورہ عمران میں فرمایا:

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُدْخِلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ (3:142)  
کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ بغیر اس بات کے کہ اللہ تعالیٰ جان لے کہ تم میں سے مجاہد کون ہے اور تم میں سے صبر کرنے والے کون ہیں تم جنت میں چلے جاؤ گے؟

سورہ برأت میں ہے:

قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبُهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَسْتَفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ  
وَيُذْهِبُ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (15-9:14)

ان سے جہاد کرو اللہ تمہارے ہاتھوں انہیں عذاب کرے گا اور تمہیں ان پر نصرت عطا فرمائے گا اور ایمان والوں کے سینے شفا والے کر دے گا اور اپنے دلوں کے ولو لے لے گا انہیں موقع دے گا اور جسکی چاہے گا تو یہ قبول فرمائے گا اللہ بڑا علیم و حکیم ہے۔

... وَالَّذِينَ قَاتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَنْ يُضِلَّ أَعْمَالَهُمْ (۴)

جو لوگ راہ اللہ تعالیٰ میں شہید کر دیئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ انکے اعمال ہرگز ضائع نہ کریگا۔

اب چونکہ یہ بھی تھا کہ جہاد میں مومن بھی شہید ہوں اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ شہیدوں کے اعمال اکارت نہیں جائیں گے بلکہ بہت بڑھا چڑھا کر ثواب انہیں دیئے جائیں گے۔

مسند احمد کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

يُعْطَى الشَّهِيدُ سِتًّا خِصَالٍ عِنْدَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ مِنْ دَمِهِ:

- تُكْفَرُ عَنْهُ كُلُّ خَطِيئَةٍ،
- وَيَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ،
- وَيُزَوِّجُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ،
- وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَرْعِ الْأَكْبَرِ،
- وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ،
- وَيُحَلِّي حُلَّةَ الْإِيمَانِ

شہید کو چھ انعامات حاصل ہوتے ہیں۔

• اسکے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرتے ہی اسکے کل گناہ معاف ہو جاتے ہیں

• اسے اسکا جنت کا مکان دکھلا دیا جاتا ہے

نہایت خوبصورت بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے اسکا نکاح کرادیا جاتا ہے

وہ بڑی گھبراہٹ سے امن میں رہتا ہے

وہ عذابِ قبر سے بچالیا جاتا ہے

اسے ایمان کے زیور سے آراستہ کر دیا جاتا ہے۔

ایک اور حدیث میں یہ بھی ہے:

اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جاتا ہے جو درو یا قوت کا جزاؤ ہوتا ہے جس کا ایک یا قوت تمام دنیا اسکی تمام چیزوں سے گراں ہے۔ اسے بہتر حوریں ملتی ہیں اور اپنے خاندان کے ستر شخصوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔

یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ میں بھی ہے۔

صحیح مسلم میں ہے سوائے قرض کے شہیدوں کے سب گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

**سَيَهْدِيهِمْ ...**

**انہیں راہ دکھائے گا**

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ انہیں جنت کی راہ سمجھا دے گا جیسے اور آیت میں ہے:

إِنَّ الَّذِينَ ءَامَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُمْ بِإِيمَانِهِمْ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ فِي  
جَنَّاتِ النَّعِيمِ (10:9)

جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک کام کئے انکے ایمان کے باعث انکارب انہیں ان جنتوں کی طرف راہبری کرے گا جو جنتوں سے پر ہیں اور جنکے چپے چپے میں چشمے بہ رہے ہیں

**... وَيُصَلِّحُ بِأَلْهِمْ (۵)**

**اور انکے حالات کی اصلاح کر دیگا۔**

**وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَفَهَا لَهُمْ (۶)**

**اور انہیں اس جنت میں لے جائے گا جس سے انہیں شناسا کر دیا ہے۔**

اللہ انکے حال اور انکے کام سنوار دے گا اور جن جنتوں کی پہلے ہی پہچان کرا چکا ہے اور جن کی طرف انکی راہبری کر چکا ہے آخر انہیں میں انہیں پہنچائے گا۔ یعنی ہر شخص اپنے مکان اور اپنی جگہ کو جنت میں اس طرح پہچان لے گا جیسے دنیا میں پہچان لیا کرتا تھا۔

ابن ابی حاتم میں ہے کہ جس انسان کے ساتھ اسکے اعمال کا محافظ جو فرشتہ تھا وہی اس کے آگے آگے چلے گا۔ جب یہ اپنی جگہ پہنچے گا تو از خود پہچان لے گا کہ میری جگہ یہی ہے۔

صحیح بخاری کی مرفوع حدیث میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ حُبِسُوا بِقَطْرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، يَتَفَاصُونَ مَظَالِمَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا، حَتَّى إِذَا هُدُّبُوا وَنُقُوا أُذُنَ لَهُمْ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ أَحَدَهُمْ بِمَنْزِلِهِ فِي الْجَنَّةِ أَهْدَى مِنْهُ بِمَنْزِلِهِ الَّذِي كَانَ فِي الدُّنْيَا

جب مومن آگ سے چھوٹ جائیں گے تو جنت دوزخ کے درمیان ایک پل پر روک لئے جائیں گے اور آپس میں ایک دوسرے پر جو مظالم کیے تھے انکے بدلے اتار لئے جائیں گے جب بالکل پاک صاف ہو جائیں گے تو جنت میں جانے کی اجازت مل جائے گی قسم اللہ تعالیٰ کی جس طرح تم میں سے ہر ایک شخص اپنے دنیوی گھر کی راہ جانتا ہے اور گھر کو پہچانتا ہے اس سے بہت زیادہ وہ لوگ اپنی منزل اور اپنی جگہ سے واقف ہوں گے۔

**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ (۷)**

اے ایمان والو! اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کریگا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔

فرماتا ہے ایمان والو! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم مضبوط کر دے گا جیسے اور جگہ فرمایا:

**وَلْيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ (22:40)**

اللہ ضرور اسکی مدد کرے گا جو اللہ کی کرے گا۔

اس لئے کہ جیسا عمل ہوتا ہے ویسی ہی اسکی جزا ہوتی ہے۔

اور وہ تمہارے قدم بھی مضبوط کر دے گا۔

حدیث میں ہے جو شخص کسی اختیار والے کے سامنے ایک ایسے حاجت مند کی حاجت پہنچائے جو خود وہاں نہ پہنچ سکتا ہو تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ پل صراط پر اس کے قدم مضبوطی سے جمادے گا۔

**وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَتَعَسَا لَهُمْ وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ (۸)**

اور جو لوگ کافر ہوئے انہیں ہلاکی ہو اللہ ان کے اعمال غارت کر دے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کافروں کا حال بالکل برعکس ہے یہ قدم قدم پر ٹھوکریں کھائیں گے۔

حدیث میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا:

تَعِسَ عَبْدُ الدِّيَّارِ، تَعِسَ عَبْدُ الدَّرَّهَمِ، تَعِسَ عَبْدُ الطَّيْفَةِ، تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَإِذَا شَيْكَ فَلَا انْتَفَشَ

دینار و درہم اور کپڑے لٹے کا بندہ ٹھوکر کھا گیا وہ برباد ہوا اور ہلاک ہوا اگر اس کے کاٹنا بھی لگ جائے تو کوئی اسکو

کاٹنے والا نہ ہو۔

**ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرَهُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأَخْبَطَ أَعْمَالَهُمْ (۹)**

یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ چیز سے یہ ناخوش ہوئے پس اللہ تعالیٰ نے بھی انکے اعمال ضائع کر دیئے۔

ایسوں کے نیک اعمال بھی اکارت ہیں اس لئے کہ یہ قرآن و حدیث سے ناخوش ہیں نہ اس کی عزت و عظمت انکے دل میں نہ انکا قصد و تسلیم کا ارادہ۔ پس انکے جو کچھ اچھے کام تھے اللہ نے انہیں بھی غارت کر دیا۔

**أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ...**

کیا ان لوگوں نے زمین میں چل پھر کر اسکا معائنہ نہیں کیا کہ ان سے پہلے کے لوگوں کا نتیجہ کیا ہوا؟

**... دَمَرَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلِلْكَافِرِينَ أَمْثَالُهَا (۱۰)**

اللہ نے انہیں ہلاک کر دیا اور کافروں کے لئے اسی طرح کی سزائیں ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان لوگوں نے جو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے ہیں اور اس کے رسول کو جھٹلاتے ہیں۔ زمین کی سیر نہیں کی؟ جو یہ معلوم کر لیتے اور اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے کہ ان سے اگلے جو ان جیسے تھے ان کے انجام کیا ہوئے؟ کس طرح وہ تاخت و تاراج کر دیئے گئے اور ان میں سے صرف اسلام و ایمان والے ہی نجات پاسکے۔ کافروں کے لئے وہی اسی مثل عذاب آیا کرتے ہیں۔

**ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَأَنَّ الْكَافِرِينَ لَا مَوْلَى لَهُمْ (۱۱)**

یہ اس لئے کہ ایمان والوں کا کارساز خود رب تعالیٰ ہے۔ اور اس لئے کہ کافروں کا کوئی کارساز نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مسلمانوں کا والی خود وہ ہے اور کفار بے والی ہیں۔

اسی لئے احد والے دن شریکین کے سردار ابوسفیان نے فخر کے ساتھ جب نبی اور آپ کے دونوں خلیفوں کی نسبت سوال کیا اور کوئی جواب نہ پایا تو کہنے لگا کہ یہ سب ہلاک ہو گئے۔ پھر اسے فاروق اعظم نے جواب دیا اور فرمایا جن کی زندگی تجھے خارجی طرح کھکتی ہے اللہ نے ان سب کو اپنے فضل سے زندہ ہی رکھا ہے۔

ابوسفیان کہنے لگا سنو یہ دن بدلے کا دن ہے اور لڑائی تو مثل ذلولوں کے ہے کبھی کوئی اور پر کبھی کسی کا اوپر۔ پھر اس نے رجز کے اشعار **اعل هبل اعل هبل فخر یہ پڑھنے شروع کیے۔**

رسول اللہ نے فرمایا تم اسے جواب کیوں نہیں دیتے؟

صحابہ نے پوچھا حضور! کیا جواب دیں؟ فرمایا کہ:

اللَّهُ أَعْلَىٰ وَأَجَلٌ

سب سے بلندی والا اور سب سے زیادہ عزت و کرم والا اللہ ہی ہے۔

ابوسفیان نے پھر کہا ہمارا اعزازی ہے اور تمہارا نہیں۔ اسکے جواب میں بفرمان حضور کہا گیا:

اللَّهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلَىٰ لَكُمْ

اللہ ہمارا مولیٰ ہے اور تمہارا مولیٰ کوئی نہیں۔

مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں:

إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ...

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے انہیں اللہ تعالیٰ یقیناً ایسے باغوں میں داخل کریگا جنکے درختوں کے نیچے نہریں جاری ہیں۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَتَمَتَّعُونَ وَيَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَهُمْ (۱۲)

اور جو لوگ کافر ہوئے وہ (دنیا ہی کا) فائدہ اٹھا رہے ہیں اور مثل چوپایوں کے کھا رہے ہیں ان کا اصل ٹھکانا جہنم ہے۔

جناب باری خبر دیتے ہیں کہ ایماندار قیامت کے دن جنت نشین ہوں گے اور کفر کرنے والے دنیا میں تو خواہ کچھ یونہی سا نفع اٹھالیں لیکن ان کا اصلی ٹھکانا جہنم ہے۔ دنیا میں انکی زندگی کا مقصد صرف کھانا پینا اور پیٹ بھرنا ہے اسے یہ لوگ مثل جانوروں کے پورا کر رہے ہیں جس طرح وہ ادھر ادھر منہ مار کر گیلا سوکھا پیٹ میں بھرنے کا ہی ارادہ رکھتا ہے اسی طرح یہ ہے کہ حلال و حرام کی اسے کچھ تمیز نہیں پیٹ بھرنا مقصود ہے۔

حدیث میں ہے:

الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَىٰ وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ

مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔

جزاوالے دن اپنے اس کفر کی پاداش میں ان کے لئے جہنم کی کونا کون سزائیں ہیں۔

وَكَايِنَ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِي أَخْرَجْتِكَ ...

ہم نے کتنی ایسی بستیوں کو جو طاقت میں تیری اس بستی سے زیادہ تھیں جس نے تجھے نکالا

أَهْلَكْنَاهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ (۱۳)

ہلاک کر دیا ہے جن کا مددگار کوئی نہ اٹھا۔

کفار مکہ کو دھمکاتے اور ڈراتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دیکھو جن بستیوں والے تم سے بہت زیادہ طاقت والے تھے ان کو ہم نے بہ سبب ہمارے نبیوں کو جھٹلانے اور ہمارے احکام کی خلاف ورزی کرنے کے تمہیں نہیں کر دیا تو تم جو ان سے کمزور اور کم طاقت ہو اس رسول کو جھٹلاتے اور ایذا کیمن پہنچاتے ہو جو خاتم الانبیاء اور سید المرسلین ہیں سمجھ لو کہ تمہارا انجام کیا ہوگا؟

مانا کہ اس نبی رحمت کے مبارک وجود کی وجہ سے اگر دنیوی عذاب تم پر نہ بھی آئے تو اخروی زبردست عذاب تو تم سے دور نہیں ہو سکتے؟ جب اہل مکہ نے رسول کریمؐ کو نکالا اور آپ نے غار میں آ کر اپنے تین چھپایا اس وقت مکہ کی طرف توجہ کی اور فرمانے لگے اے مکہ تو تمام شہروں سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو پیارا ہے اور اسی طرح مجھے بھی تمام شہروں سے زیادہ پیارا تو ہے اگر مشرکین مجھے تجھ میں سے نہ نکالتے تو میں ہرگز نہ نکلتا۔

پس تمام حد سے گزر جانے والوں میں سب سے بڑا حد سے گزر جانے والا وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی حدوں سے آگے نکل جائے یا حرم الہی میں کسی قاتل کے سوا کسی اور کسی کو قتل کرے یا جاہلیت کے تعصب کی بنا پر قتل کرے پس اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر یہ آیت اتاری۔

**جنت کی نہریں اور ایشار و فواکہ:**

**أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ كَمَنْ زَيْنَ لَهُ سُوءَ عَمَلِهِ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ (۱۴)**

کیا پس وہ شخص جو اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل پر ہو اس شخص جیسا ہو سکتا ہے جسکے لئے

اسکا برا کام زمینت بنا دیا گیا ہو اور وہ اپنی نفسانی خواہشوں کا پیرو ہو؟

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص دین الہی میں یقین کے درجے تک پہنچ چکا ہو جسے بصیرت حاصل ہو چکی ہو فطرت صحیحہ کے ساتھ ہی ہدایت و علم بھی ہو وہ اور وہ شخص جو بد اعمالیوں کو نیک کاریاں سمجھ رہا ہو جو اپنی خواہش نفس کے پیچھے پڑا ہو یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے جیسے فرمان ہے:

**أَفَمَنْ يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَىٰ (13:19)**

یہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ کی وحی کو حق ماننے والا اور ایک اندھا برابر ہو جائے۔

اور ارشاد فرمایا:

**لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ (59:20)**

جہنمی اور جنتی برابر نہیں ہو سکتے جنتی کامیاب اور مراد کو پہنچے ہوئے ہیں۔

**مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وَعَدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا أَنْهَارٌ مِّنْ مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ ...**

اس جنت کی صفت جسکا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے، یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں ہیں جو بدبو کرنے والا نہیں؛

**... وَأَنْهَارٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ ...**

اور دودھ کی نہریں ہیں جن کا مزہ نہیں بدلا؛

یہاں اللہ تعالیٰ جنت کے اوصاف بیان فرماتا ہے کہ اس میں پانی کے چشمے ہیں جو کبھی بگڑتا نہیں متغیر نہیں ہوتا سرد ہوتا نہیں نہ بدبو پیدا ہوتی ہے، بہت صاف موتی جیسا ہے۔ کوئی گدلا پن نہیں کوڑا کرکت نہیں۔

حضرت عبداللہ فرماتے ہیں جنتی نہریں مشک کے پہاڑوں سے نکلتی ہیں۔ اس میں پانی کے علاوہ دودھ کی نہریں بھی ہیں جس کا مزہ کبھی نہیں بدلتا بہت سفید بہت میٹھا اور نہایت صاف شفاف اور بامزہ پر ذائقہ۔

ایک مرفوع حدیث میں ہے کہ یہ دودھ جانوروں کے تھن سے نکلا ہوا نہیں بلکہ قدرتی ہے اور نہریں ہوں گی شراب صاف کی جو پینے والوں کا دل خوش کر دیں دماغ کشادہ کر دیں۔

**... وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ ...**

اور شراب کی نہریں جن میں پینے والوں کو بڑی لذت ہے

جو شراب نہ تو بدبودار ہے نہ تلخی والی نہ بد منظر ہے بلکہ دیکھنے میں بہت اچھی پینے میں بہت لذیذ نہایت خوشبودار جس سے عقل میں فتور آئے نہ دماغ میں چکرا کیں نہ بہکیں نہ بھکیں نہ نشہ چڑھے نہ عقل جائے۔

حدیث میں ہے کہ یہ شراب بھی کسی کے ہاتھوں سے کشید کی ہوئی نہیں بلکہ قادر مطلق کے حکم سے تیار ہوئی ہے۔ خوش ذائقہ اور خوش رنگ ہے۔

**... وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ...**

اور نہریں ہیں شہد کی جو بہت صاف ہیں۔

جنت میں شہد کی نہریں بھی ہیں جو صاف ہیں اور خوشبودار اور ذائقہ کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ حدیث میں ہے یہ شہد بھی کھیبوں کے پیٹ سے نہیں۔

مسند احمد کی ایک مرفوع حدیث میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

فِي الْجَنَّةِ بَحْرُ اللَّبَنِ وَبَحْرُ الْمَاءِ وَبَحْرُ الْعَسَلِ وَبَحْرُ الْخَمْرِ، ثُمَّ تُشْفَقُ الْأَنْهَارُ مِنْهَا بَعْدَ جَنَّتِ فِي دَوْدَهٗ پانی شہد اور شراب کے سمندر ہیں جن میں سے انکی نہریں اور چشمے جاری ہوتے ہیں۔

یہ حدیث ترمذی میں بھی ہے اور امام ترمذی اسے حسن صحیح فرماتے ہیں۔

ایک اور حدیث میں ہے:

إِذَا سَأَلْتُمْ اللَّهَ تَعَالَى فَاسْأَلُوهُ الْفَرْدَوْسَ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ، وَأَعْلَى الْجَنَّةِ، وَمِنْهُ تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ، وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ

جب تم اللہ سے سوال کرو تو جنت الفردوس طلب کرو وہ سب سے بہتر اور سب سے اعلیٰ جنت ہے اسی سے جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں اور اسی کے اوپر رحمن کا عرش ہے۔

... وَلَهُمْ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ ...

اور ان کے لئے وہاں ہر قسم کے میوے ہیں اور ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہاں ان کے لئے ہر طرح کے میوے اور پھل پھول ہیں جیسے اور جگہ فرماتا ہے:

يَذْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَكْهَةٍ آمِنِينَ (44:55)

وہاں نہایت امن و امان کے ساتھ ہر قسم کے میوے وہ منگوائیں گے اور کھائیں گے۔

اور آیت میں ہے:

فِيهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ (55:52)

دونوں جنتوں میں ہر قسم کے میووں کے جوڑے ہیں۔

ان تمام نعمتوں کے ساتھ یہ کتنی بڑی نعمت ہے کہ رب خوش ہے وہ اپنی مغفرت ان کے لئے حلال کر چکا انہیں نواز چکا ہے اور ان سے راضی ہو چکا ہے اب کوئی کھکا ہی نہیں۔

كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ (۱۰)

کیا یہ مثل اس کے ہیں جو ہمیشہ آگ میں رہنے والا ہے؟ اور جہنمیں گرم کھولتا پانی پلایا جائے گا

جس سے انکی آنتیں ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گی۔

جنتوں کو یہ دھوم دھام اور نعمتوں کے بیان کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دوسری جانب جہنمیوں کی یہ حالت ہے کہ وہ جہنم کے درکات میں جل جھلس رہے ہیں اور وہاں سے چھنکارے کی کوئی سمیل نہیں اور سخت پیاس کے موقع پر وہ کھولتا ہوا گرم پانی جو دراصل آگ ہی ہے لیکن یہ کھل پانی انہیں پینے کے لئے ملتا ہے کہ ایک گھونٹ اندر جاتے ہی آنتیں کٹ جاتی ہیں اللہ ہمیں اپنی پناہ میں رکھے۔

پھر بھلا اس کا اور اسکا کیا میل؟

کہاں جنتی کہاں جہنمی کہاں نعمت کہاں زحمت یہ دونوں برابر کیسے ہو سکتے ہیں۔

اللہ سے معافی اور چند مسنون دعائیں:

وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ حَتَّىٰ إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ  
مَاذَا قَالَ أَنفَا...

ان میں بعض ایسے بھی ہیں کہ تیری طرف کان لگاتے ہیں یہاں تک کہ جب تیرے پاس سے  
جاتے ہیں تو اہل علم سے (بوجہ کند ذہنی) کے پوچھتے ہیں کہ اس نے ابھی کیا کہا تھا؟

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ (۱۶)

یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر کر دی ہے اور وہ اپنی خواہشوں کی پیروی  
کرتے ہیں۔

منافقوں کی کند ذہنی اور بے علمی نا سمجھی اور بے قوفی کا بیان ہو رہا ہے کہ باوجود مجلس میں شریک ہونے کے کلام الرسول سن لینے کے  
پاس بیٹھے ہوئے ہونے کے انکی سمجھ میں کچھ نہیں آتا۔ مجلس کے خاتمے کے بعد اہل علم صحابہ سے پوچھتے ہیں کہ اس وقت کیا کیا کہا؟ یہ  
ہیں جنکے دلوں پر مہر الہی لگ چکی ہے اور اپنے نفس کی خواہش کے پیچھے پڑ گئے ہیں۔ فہم صریح اور قصد صحیح ہے ہی نہیں۔

وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًىٰ وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ (۱۷)

اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت میں اور بڑھا دیا ہے اور انہیں انکی  
پرہیزگاری عطا فرمائی۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے جو لوگ ہدایت کا قصد کرتے ہیں انہیں خود اللہ تعالیٰ بھی توفیق دیتا ہے اور ہدایت نصیب فرماتا ہے پھر اس  
پر جم جانے کی ہمت بھی عطا فرماتا ہے اور انکی ہدایت بڑھاتا رہتا ہے اور انہیں رشد و ہدایت الہام فرماتا رہتا ہے۔

فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً ...

پس یہ تو صرف قیامت کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ انکے پاس اچانک آ جائے

... فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا ...

پس یقیناً انکی بھی علامتیں تو آ چکی ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ تو اسی انتظار میں ہیں کہ اچانک قیامت قائم ہو جائے تو یہ معلوم کر لیں کہ اس کے قریب ہونے  
کے نشانات تو ظاہر ہو چکے ہیں جیسے اور موقع پر ارشاد ہوا ہے:

هَذَا نَذِيرٌ مِّنَ النَّذْرِ الْأُولَى -

یہ ڈرانے والا ہے اگلے ڈرانے والوں سے قریب آنے والی قریب آچکی۔

اور ارشاد ہوتا ہے:

اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْتَقَ الْقَمَرُ (54:1)

قیامت قریب ہوگئی اور چاند پھٹ گیا۔

اور فرمایا:

أَتَى أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ (16:1)

لوگوں کا حساب قریب آ گیا۔ پھر بھی وہ غفلت میں مندموڑے ہوئے ہی ہیں۔

پس حضورؐ کا نبی ہو کر دنیا میں آنا قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے اس لئے کہ آپؐ رسولوں کے ختم کرنے والے ہیں آپؐ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو کامل کیا اور اپنی جنت اپنی مخلوق پر پوری کی اور حضورؐ نے قیامت کی شرطیں اور اسکی علامتیں اس طرح بیان فرمادیں کہ آپؐ سے پہلے کے کسی نبی نے اس قدر وضاحت نہیں کی تھی جیسے کہ اپنی جگہ وہ سب بیان ہوئیں ہیں۔

حسن بصریؒ فرماتے ہیں حضورؐ کا آنا قیامت کی شرطوں میں سے ہے چنانچہ خود آپؐ کے نام حدیث میں یہ آئے ہیں:

جس کے قدموں پر لوگ جمع کئے جائیں عاقب جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

بخاری کی حدیث میں ہے کہ حضورؐ نے اپنی بیچ کی انگلی اور اسکے پاس والی انگلی کو اٹھا کر فرمایا:

بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ

میں اور قیامت مثل ان دونوں کے بھیجے گئے ہیں۔

... فَأَتَى لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرَاهُمْ (۱۸)

پھر جبکہ انکے پاس قیامت آ جائے انہیں نصیحت کرنا کہاں ہوگا؟

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کافروں کو قیامت قائم ہو جانے کے بعد نصیحت و عبرت کیا سود مند ہوگی؟ جیسے ارشاد ہوتا ہے:

هَذَا نَذِيرٌ مِّنَ النَّذْرِ الْأُولَى - أَرْزَقْتِ الْأَرْزَقَةَ (57-53:56)

اس دن انسان نصیحت حاصل کر لے گا لیکن اس کے لئے نصیحت ہے کہاں؟

یعنی آج کے دن کی عبرت بے سود ہے۔ اور آیت میں ہے:

وَقَالُوا ءَامَنَّا بِهِ وَأَنَّى لَهُمُ التَّنَادُشُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ (34:52)

اس وقت کہیں گے کہ ہم قرآن پر ایمان لائے حالانکہ اب انہیں ایسے دور مکان پر دسترس کہاں ہو سکتی ہے؟

یعنی انکا ایمان اس وقت بے سود ہے۔

فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ...

(اے نبی!) تو یقین کر لے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے نبی جان لو کہ اللہ ہی معبود برحق ہے کوئی اور نہیں۔

... وَاسْتَغْفِرْ لِدُنْبِكَ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ...

اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگا کر اور مومن مردوں اور عورتوں کے حق میں بھی،

یہ دراصل خبر دینا ہے اپنی وحدانیت کی یہ تو ہونہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے علم کا حکم دیتا ہو اسی لئے اس پر عطف ڈال کر

فرمایا اپنے گناہوں کا اور مومن مرد و عورت کے گناہوں کا استغفار کرو۔

صحیح حدیث میں ہے حضورؐ فرماتے ہیں:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي

وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي،

اے اللہ میری خطاؤں کو اور میری جہالت کو اور میرے کاموں میں مجھ سے جو زیادتی ہو گئی ہو اس کو اور ہر اس چیز کو جسے تو مجھ سے بہت زیادہ جاننے والا ہے بخش۔

اغْفِرْ لِي هَزْلِي وَجَدِّي، وَخَطِيئِي وَعَمْدِي، وَكُلُّ ذَلِكَ اللَّهُ عِنْدِي

اے اللہ میرے بے قصد گناہوں کو اور میرے عزم سے کئے ہوئے گناہوں کو اور میری خطاؤں کو اور میرے قصد کو بخش اور یہ تمام میرے پاس ہے۔

اور صحیح حدیث میں ہے کہ آپ اپنی نماز کے آخر میں کہتے:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ  
وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَسْرَفْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي،

اے اللہ میں نے جو کچھ گناہ پہلے کئے ہیں اور کچھ پیچھے کئے  
ہیں اور جو کچھ چھپا کر کئے ہیں اور جو ظاہر کئے ہیں اور جو زیادتی  
کی ہے اور جنہیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے بخش دے

اور صحیح حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَوْبُوا إِلَى رَبِّكُمْ، فَإِنِّي أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي النَّيِّمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً

اے لوگو اپنے رب کی طرف توبہ کرو پس تحقیق میں اپنے رب کی طرف توبہ کرتا ہوں ہر ہر دن ستر بار سے بھی زیادہ۔

ابو یعلیٰ میں ہے کہ حضور نے فرمایا:

تم لا الہ الا اللہ کا اور استغفر اللہ کا کہنا لازم پکڑو اور انہیں بکثرت کہا کرو اس لئے کہ ابلیس کہتا ہے میں نے لوگوں کو  
گناہوں سے ہلاک کیا اور انہوں نے مجھے ان دونوں کلموں سے ہلاک کیا میں نے جب یہ دیکھا تو انہیں خواہشوں کے  
پیچھے لگا دیا پس وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ہدایت پر ہیں۔

ایک اور اثر میں ہے کہ ابلیس نے کہا اے اللہ مجھے تیری عزت اور تیرے جلال کے قسم جب تک کسی شخص کی روح اس کے  
جسم میں ہے میں اسے بہکا تا رہوں گا۔

پس اللہ عزوجل نے فرمایا مجھے بھی قسم ہے اپنی بزرگی کی اور بڑائی کی کہ میں بھی انہیں بخشتا ہی رہوں گا جب تک وہ مجھ سے  
استغفار کرتے رہیں۔

استغفار کی فضیلت میں اور بھی بہت سی حدیثیں ہیں۔

... وَاللَّهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوَاكُمْ (۱۹)

اللہ تمہاری آمد و رفت کی اور رہنے سہنے کی جگہ کو خوب جانتا ہے۔

اللہ تبارک تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارا دن میں بیہر پھیر اور تصرف کرنا اور تمہارا رات کو جگہ پکڑنا اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔

جیسے فرمان ہے:

وَهُوَ الَّذِي يَتَوَقَّعُكُم بِاللَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُم بِالنَّهَارِ (6:60)

اللہ وہ ہے جو تمہیں رات کو فوت کر دیتا ہے اور دن میں جو کچھ کرتے ہو وہ جانتا ہے۔

اور آیت میں اللہ سبحانہ کا فرمان ہے:

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُبِينٍ (11:6)

زمین پر چلنے بھی چلنے والے ہیں ان سب کی روزی اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے اور وہ انکے رہنے کی جگہ اور دفن ہونے کا مقام جانتا ہے۔ یہ سب باتیں واضح کتاب میں لکھی ہوئی ہیں۔

ابن جریر کا یہی قول ہے اور امام ابن جریر بھی اسی کو پسند کرتے ہیں۔

ابن عباس کا قول ہے کہ مراد آخرت کا ٹھکانا ہے۔

سدی فرماتے ہیں تمہارا چلنا پھرنا دنیا میں اور تمہاری قبروں کی جگہ اسے معلوم ہے۔

جہاد سے جی چرانے والے منافق:

وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُورَةٌ ...

اور جو لوگ ایمان لائے وہ کہتے ہیں کوئی سورت کیوں نازل نہیں کی گئی؟

... فَإِذَا أَنْزَلَتْ سُورَةٌ مُحْكَمَةٌ وَذُكِرَ فِيهَا الْقِتَالُ ...

پھر جب کوئی صاف مطلب والی سورت نازل کی جاتی ہے اور اس میں جہاد کا ذکر کیا جاتا ہے

اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ مومن تو جہاد کے حکم کی تمنا کرتے ہیں پھر جب اللہ تعالیٰ جہاد فرض کر دیتا ہے اور اس کا حکم نازل کر دیتا ہے تو اس سے اکثر لوگ ہٹ جاتے ہیں جیسے اور آیت میں ہے:

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ

إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللَّهِ أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً وَقَالُوا رَبَّنَا لِمَ كُتِبَ عَلَيْنَا الْقِتَالُ لَوْلَا

أَخَّرْتَنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ

قُلْ مَتَّعُ الدُّنْيَا قَلِيلًا وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَىٰ وَلَا تُظْلَمُونَ فَتِيلًا (4:77)

کیا تو نے انہیں نہیں دیکھا جن سے کہا گیا کہ تم اپنے ہاتھوں کو روک لو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو پھر جب ان پر جہاد فرض کیا گیا تو ان میں سے ایک فریق لوگوں سے اس طرح ڈرنے لگا جیسے اللہ کا ڈر ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ اور کہنے لگے اے ہمارے رب ہم پر تو نے جہاد کیوں فرض کر دیا۔ تو نے ہم کو قریب کی مدت تک ذلیل کیوں نہ دی؟

تو کہہ کہ دنیا کی متاع بہت ہی کم ہے اور پرہیزگاروں کے لئے آخرت بہت ہی بہتر ہے اور تم پر بالکل ذرا سا بھی ظلم نہ کیا جائے گا۔

... رَأَيْتَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ...  
تو تو دیکھتا ہے کہ جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے وہ تیری طرف اس طرح دیکھتے ہیں جیسے اس شخص کی نظر ہوتی ہے جس پر موت کی بے ہوشی طاری ہو۔

پس یہاں بھی فرماتا ہے کہ ایمان والے تو جہاد کے حکموں کی آیتوں کے نازل ہونے کی تمنا کرتے ہیں لیکن منافق لوگ جب ان آیتوں کو سنتے ہیں تو بوجہ اپنی گھبراہٹ بوکھلاہٹ اور نامردی کے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کے اسی طرح تجھے دیکھنے لگتے ہیں جیسے موت کی غشی والا۔

... فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ (۲۰)

پس بہت بہتر تھا۔

طَاعَةَ وَقَوْلٌ مَّعْرُوفٌ فَإِذَا عَزَمَ الْأَمْرُ ...

انکے لئے فرمان کا بجالانا اور اچھی بات کا کہنا

... فَلَوْ صَدَقُوا اللَّهَ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ (۲۱)

پھر جب کام مقرر ہو جائے تو اگر اللہ سے سچے رہیں تو انکے لئے بہتری ہے۔

اللہ تعالیٰ انہیں مرد میدان بننے کی رغبت دلاتے ہوئے فرماتا ہے انکے حق میں بہتر تو یہ ہوتا کہ یہ سنتے مانتے اور جب موقع آجاتا مہر کہ کارزار گرم ہوتا تو نیک نیکی کے ساتھ جہاد کر کے اپنے خلوص کا ثبوت دیتے۔

فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ (۲۲)

اور تم سے یہ بھی بعید نہیں کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد برپا کر دو اور رشتے ناتے توڑ ڈالو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم جہاد سے رک رہو اور اس سے بچنے لگو تو زمین میں فساد کرنے لگو اور صلہ رحمی توڑنے لگو یعنی زمانہ جاہلیت میں جو حالت تمہاری تھی وہی تم میں لوٹ آئے۔

### أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعَمَّى أَبْصَارَهُمْ (۲۳)

یہ وہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی پھینکا رہے اور جن کی سماعت اور آنکھوں کی روشنی چھین لی گئی۔

پس فرمایا ایسوں پر اللہ تعالیٰ کی پھینکا رہے اور یہ رب کی طرف سے بہرے اندھے ہیں۔

اس میں زمین پر فساد کرنے کی عموماً اور قطع رحمی کی خصوصاً ممانعت ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے زمین میں اصلاح اور صلح رحمی کرنے کی ہدایت کی ہے اور انکا حکم فرمایا ہے۔

صلہ رحمی کے معنی ہیں قربت داروں کے ساتھ بات چیت میں کام کاج میں سلوک و احسان کرنا اور انکی مالی مشکلات میں انکے کام آنا۔

اس بارے میں بہت سی صحیح اور حسن حدیثیں مروی ہیں۔

صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَّغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحْمُ فَأَخَذَتْ بِحَقْوِ الرَّحْمَنِ عَزًّا وَجَلًّا فَقَالَ: مَهْ،

فَقَالَتْ: هَذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ،

فَقَالَ تَعَالَى: أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكَ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكَ؟

قَالَتْ: بَلَى، قَالَ: فَذَلِكَ لَكَ

جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو پیدا کر چکا تو رحم کھڑا ہوا اور رحمن سے چٹ گیا اس سے پوچھا گیا کیا بات ہے؟

اس نے کہا یہ مقام ہے ٹوٹنے سے تیری پناہ میں آنے کا

اس میں اللہ عزوجل نے فرمایا کیا تو اس سے رازی نہیں؟ کہ تیرا ب ملانے والے کو میں ملاؤں اور تیرے کانٹے والے کو میں کاٹ دوں؟

اس نے کہا ہاں اس پر میں بہت خوش ہوں۔

اس حدیث کو بیان فرما کر پھر راوی حدیث حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا اگر تم چاہو تو یہ آیت **فَإِذَا عَسِيتُمْ** پڑھ لو۔

اور سند میں ہے کہ خود حضور نے یہ فرمایا۔

ابوداؤد ترمذی اور ابن ماجہ میں ہے کہ حضور نے فرمایا:

مَا مِنْ ذَنْبٍ أَحْرَى أَنْ يُعَجَّلَ اللَّهُ تَعَالَى عُقُوبَتَهُ فِي الدُّنْيَا، مَعَ مَا يَدَّخِرُ لِصَاحِبِهِ فِي الْآخِرَةِ، مِنَ الْبُغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ

کوئی گناہ اتنا بڑا اور اتنا برا نہیں جس کی بہت جلدی سزا دنیا میں اور پھر اسکی برائی آخرت میں بہت بڑی پہنچتی ہو بہ نسبت سرکشی بغاوت اور قطع رحمی کے۔

مسند احمد میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

مَنْ سَرَّهُ النَّسَاءُ فِي الْأَجَلِ وَالزِّيَادَةُ فِي الرَّزْقِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ  
جو شخص چاہے کہ اس کی عمر بڑی ہو اور روزی کشادہ ہو وہ صلح رحمی کرے۔

بخاری میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

إِنَّ الرَّحِمَ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ، وَلَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِيءِ، وَلَكِنَّ الْوَاصِلُ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا  
صلح رحمی عرش کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ ہتھیان صلح رحمی کرنے والا وہ نہیں جو کسی احسان کے بدلے احسان کرے بلکہ صحیح معنی میں رشتے ناتے ملانے والا تو وہ ہے کہ کو تو اسے کاٹا جائے وہ تجھ سے ملاتا جائے۔

مسند احمد میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

ثَوَضِعُ الرَّحِمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهَا (حُجْنَةٌ كَحُجْنَةِ) الْمِعْزَلِ تَكَلَّمُ بِلِسَانِ طَلِقٍ ذَلِيقٍ، فَتَقْطَعُ مَنْ قَطَعَهَا  
وَتَصِلُ مَنْ وَصَلَهَا

صلح رحمی قیامت کے دن رکھی جائے گی، اسکی رانیں ہوں گی مثل ہرن کی رانوں کے وہ بہت صاف اور تیز زبان سے بولے گی پس وہ کاٹ دیا جائے گا جو اسے کاٹتا تھا اور وہ ملایا جائے گا جو اسے ملاتا تھا۔

مسند احمد کی ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ، ارْحَمُوا أَهْلَ الْأَرْضِ يَرْحَمَكُمُ أَهْلُ السَّمَاءِ، وَالرَّحِمُ شَجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ، مَنْ وَصَلَهَا وَصَلَتْهُ وَمَنْ قَطَعَهَا بَنَتْهُ

رحم کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ بھی رحم کرتا ہے تم زمین والوں پر رحم کرو آسمانوں والا تم پر رحم کرے گا رحم رحمن کی طرف ہے۔ اسکے ملانے والوں کو اللہ تعالیٰ ملاتا ہے اور اسکے توڑنے والے کو خود اللہ تعالیٰ توڑ دیتا ہے۔

یہ حدیث ترمذی میں بھی ہے امام ترمذی اسے صحیح کہتے ہیں۔

حضور فرماتے ہیں:

جب زبانی دعوے بڑھ جائیں عمل گھٹ جائیں زبانی میل جول ہو ولی بغض و عداوت ہو رشتہ دار سے بدسلوکی کرے اور اس وقت ایسے لوگوں پر لعنت اللہ تعالیٰ نازل ہوتی ہے اور انکے کان بہرے اور آنکھیں اندھی کر دی جاتی ہیں۔

اس بارے میں اور بھی بہت سی حدیثیں ہیں۔

قرآن میں غور و فکر کیوں نہیں کرتے:

**أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْفُرَانَ أَمْ عَلَى قُلُوبِ أَفْقَالِهَا (۲۴)**

کیا یہ قرآن میں غور و تامل نہیں کرتے؟ بلکہ انکے دلوں پر ان کے تالے لگ گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں غور و فکر کرنے سے روکتا ہے اور اس سے بے پرواہی کرنے اور منہ پھیر لینے سے روکتا ہے۔ پس فرماتا ہے کہ غور و تامل تو کیا انکے دلوں میں تو قفل لگے ہوئے ہیں، کوئی کلام اس میں اثر ہی نہیں کرتا، جائے تو اثر کرے اور جائے کہاں سے جبکہ جانے کی راہ نہ پائے۔

ابن جریر میں ہے کہ ایک حضور اس آیت کی تلاوت فرما رہے تھے کہ ایک نوجوان یمنی نے کہا بلکہ ان پر اس کے قفل ہیں جب تک اللہ تعالیٰ نہ کھولے اور الگ نہ کرے، پس حضرت عمرؓ کے دل میں یہ بات رہی یہاں تک کہ اپنی خلافت کے زمانے میں اس سے مدد لیتے رہے۔

**إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَىٰ...**

جو لوگ اپنی پیٹھ پرالٹے پھر گئے اسکے بعد کہ ان کے لئے ہدایت واضح ہو چکی

**... الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمْلَىٰ لَهُمْ (۲۵)**

یقیناً شیطان نے انکے لئے مزین کر دیا ہے

**ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرَهُوا مَا نَزَلَ اللَّهُ سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ...**

یہ اس لئے کہ انہوں نے ان لوگوں سے جنہوں نے اللہ کی نازل کردہ وحی کو برا سمجھا ہے یہ کہا کہ ہم بھی عنقریب بعض کاموں میں تمہارا کہا مانیں گے

**... وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ (۲۶)**

اللہ انکی پوشیدہ باتیں خوب جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ پھر فرماتا ہے جو لوگ ہدایت ظاہر کر چکے کے بعد ایمان سے الگ ہو گئے اور کفر کی طرف گئے، دراصل شیطان نے اس کار بد کو انکی نگاہوں میں اچھا دکھا دیا ہے اور انہیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔ دراصل انکا یہ کفر سزا ہے انکے اس نفاق کی جو انکے دل میں تھا جسکی وجہ سے وہ ظاہر کے خلاف اپنا باطن رکھتے تھے۔

کافروں کو مل جل کر انہیں اپنا کرنے کے لئے ان سے باطن میں باطل پر موافقت کر کے کہتے تھے گھبراؤ نہیں ابھی ابھی ہم بھی بعض امور میں تمہارا ساتھ دیں گے۔ لیکن یہ باتیں اس اللہ تعالیٰ سے تو چھپ نہیں سکتیں جو اندرونی اور بیرونی حالات سے یکسر اور یکساں واقف ہو، جو راتوں کے وقت کی پوشیدہ اور راز کی باتیں بھی سنتا ہو۔ جس کے علم کی انتہا نہ ہو۔

فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهُهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ (۲۷)

پس انکی کیسی درگت ہوگی جبکہ فرشتے انکے چروں اور انکی کمروں پر ماریں گے۔

ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ اتَّبَعُوا مَا أَسْخَطَ اللَّهَ وَكَرَهُوا رِضْوَانَهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ (۲۸)

یہ اس بنا پر کہ کہ یہ وہ راہ چلے جس پر انہوں نے اللہ تعالیٰ کو بیزار کر دیا اور انہوں نے اس کی

رضامندی کو برا جانا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انکا کیا حال ہوگا؟ جبکہ فرشتے انکی روئیں قبض کرنے کو آئیں گے اور انکی روئیں جسموں میں چھتی پھریں گی اور ملائکہ جبراً قبر اذانت جھڑک اور مار پیٹ سے انہیں باہر نکالیں گے جیسے ارشاد باری ہے:

وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ يَتَوَفَّى الَّذِينَ كَفَرُوا الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهُهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ (8:50)

کاش تو دیکھتا جبکہ ان کافروں کی روئیں فرشتے قبض کرتے ہوئے ان کے منہ پر طمانچے اور انکی پیٹھ پر رتے مارتے ہیں۔

اور آیت میں میں ہے:

وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمْرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُوا أَيْدِيهِمْ أَخْرَجُوا أَنفُسَكُمْ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ آيَاتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ (6:93)

کاش کہ تو دیکھتا جب کہ یہ ظالم سکرات موت میں ہوتے ہیں اور فرشتے اپنے ہاتھ انکی طرف مارنے کے لئے پھیلائے ہوئے ہوتے ہیں اور کہتے ہیں اپنی جائیں نکالو آج تمہیں ذلت کے عذاب کئے جائیں گے اس لئے کہ تم اللہ تعالیٰ کے ذمے ناحق کہا کرتے تھے اور انکی آیتوں کے پیچھے لگے ہوئے تھے جن سے اللہ تعالیٰ ناخوش ہو اور رب رحیم کی رضا سے کراہیت کرتے تھے۔ پس انکے اعمال اکارت ہو گئے۔

انسان کا ظاہر باطن کا غماز ہوتا ہے:

أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ أَنْ لَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْعَانَهُمْ (۲۹)

کیا ان لوگوں نے جتنکے دلوں میں بیماری ہے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ انکے کینوں کو نطاہر ہی نہ کرے گا۔

کیا منافقوں کا خیال ہے کہ انکی مکاری اور عیاری کا اظہار اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر کرے گا ہی نہیں؟ یہ بالکل غلط خیال ہے اللہ تعالیٰ ان کا مکر اس طرح واضح کر دے گا کہ ہر عقلمند انہیں پہچان لے اور انکی بدزبانی سے بچ سکے۔

انکے بہت کچھ احوال سورہ برأت میں بیان کئے گئے اور انکے نفاق کی بہت سی خصالتوں کا ذکر وہاں کیا گیا۔ یہاں تک کہ اس سورت کا دوسرا نام ہی فاضحہ رکھ دیا گیا یعنی منافقوں کو فضیحت کرنے والی۔  
اضغان جمع ہے ضعن کی اور ضعن کہتے ہیں دلی حسد اور بغض کو۔

**وَلَوْ نَشَاءُ لَأَرَيْنَاكُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيمَاهُمْ ...**

اور اگر ہم چاہتے تو ان سب کو تجھے دکھا دیتے پس تو انہیں انکے چہرے سے ہی پہچان لیتا

**... وَ لَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ ...**

اور یقیناً تو انہیں انکی بات کے ڈھب سے ہی پہچان لے گا

**وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ (۳۰)**

تمہارے سب کام اللہ کو معلوم ہیں۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اے نبی اگر ہم چاہیں تو اس کے وجود تمہیں دکھا دیں پس تم انہیں کھلم کھلا جان جاؤ، لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں کیا ان تمام منافقوں کو بتلانا نہیں دیا تا کہ اسکی مخلوق پر پردہ پڑا رہے۔ انکے عیوب پوشیدہ رہیں ہر ایک کی نگاہ میں ان کی ذلت نہ ہو۔ امور اسلامی ظاہر داری پر رہیں اور باطنی حساب اسی ظاہر و باطن جاننے والے کے ہاتھ رہے۔ لیکن ہاں تم تو انکی بات چیت کے طرز اور کلام کے ڈھنگ سے ہی صاف پہچان لو گے۔

حدیث میں ہے جو شخص کسی راز کو پردہ میں رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اس پر عیاں کر دیتا ہے اور وہ بہتر ہے تو اور بدتر ہے تو۔

مسند احمد میں رسول اللہ نے اپنے ایک خطبے میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا:

تم میں بعض لوگ منافق ہیں پس جس کا نام لوں وہ کھڑا ہو جائے۔

پھر فرمایا:

اے فلاں کھڑا ہو جا اے فلاں کھڑا ہو جا یہاں تک کہ چھتیس اشخاص کے نام لئے۔

پھر فرمایا:

تم میں یا تم میں سے منافق ہیں پس اللہ سے ڈرو۔

اسکے بعد ان لوگوں میں سے ایک کے سامنے سے حضرت عمرؓ گزرے وہ اس وقت کپڑے سے اپنا منہ لپیٹے ہوا تھا۔ آپ

اسے خوب جانتے تھے پوچھا کہ کیا ہے؟

اس نے حضورؐ کی اوپر والی حدیث بیان کی تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھے غارت کرے۔

وَتَبْلُوتُمْ حَتَّى نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ مِنْكُمْ وَالصَّابِرِينَ ...

یقیناً ہم تمہارا امتحان کر کے تم میں سے جہاد کرنے والوں اور صبر کرنے والوں کو صاف معلوم کر لیں گے

... وَتَبْلُوْا أَخْبَارَكُمْ (۳۱)

اور ہم تمہاری حالتوں کی بھی جانچ کریں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم احکام دے کر روک ٹوک کر کے تمہیں خوب آزما کر معلوم کر لیں گے کہ تم میں سے مجاہد کون ہیں؟ اور صبر کرنے والے کون ہیں؟ اور ہم تمہارے احوال آزمائیں گے۔

یہ تو ہر مسلمان جانتا ہے کہ ظاہر ہونے سے پہلے ہی اس علام الغیوب کو ہر چیز اور ہر شخص اور اس کے اعمال معلوم ہیں۔ تو یہاں مطلب یہ ہے کہ دنیا کے سامنے کھول دے اور اس حال کو دیکھ لے اور دکھا دے اسی لئے حضرت ابن عباسؓ اس جیسے مواقع پر **لنعلم** کے معنی کرتے تھے **لنری** یعنی تاکہ ہم دیکھ لیں۔

گمراہ ہونے والا اپنا ہی ہی نقصان کرتا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدَّوْا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَشَاقَّوْا الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ  
الهُدَىٰ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا...

جن لوگوں نے کفر کیا اور راہ الہی سے لوگوں کو روکا اور رسول کی مخالفت کی اور اس کے بعد کہ انکے لئے ہدایت ظاہر ہو چکی یہ یقیناً ہرگز ہرگز اللہ تعالیٰ کا کچھ نقصان نہ کریں گے۔

وَسَيُحْبِطُ أَعْمَالَهُمْ (۳۲)

عنقریب انکے اعمال وہ غارت کر دے گا۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ کفر کرنے والے راہ الہی کی بندش کرنے والے رسول کی مخالفت کرنے والے ہدایت کے ہوتے ہوئے گمراہ ہونے والے اللہ تعالیٰ کا تو کچھ نہیں بگاڑتے بلکہ اپنا ہی کچھ کھوتے ہیں کل قیامت والے دن یہ خالی ہاتھ ہوں گے ایک نیکی بھی ان کے پاس نہ ہوگی۔ جس طرح نیکیاں گناہوں کو بنا دیتی ہیں اسی طرح انکے بدترین جرم و گناہ نے نیکیاں برباد کر دیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ (۳۳)

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت اور رسول کا کہا مانو اور اپنے اعمال کو غارت نہ کرو۔

اللہ تعالیٰ اپنے باایمان بندوں کو اپنی اور اپنے نبی کی اطاعت کا حکم دیتا ہے جو ان کے لئے دنیا اور آخرت کی سعادت کی چیز ہے اور مرتد ہونے سے روک رہا ہے جو اعمال کو غارت کرنے والی چیز ہے۔

**إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ مَأْتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ (۳۴)**

جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے اوروں کو روکا پھر کفر کی حالت میں ہی مر گئے یقین کر لو اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے گا۔

فرمایا اللہ سے کفر کرنے والے راہ رب سے روکنے والے اور کفر ہی میں مرنے والے اللہ تعالیٰ کی بخشش سے محروم ہیں۔ جیسے فرمان ہے:

**إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ (4:48)**

اللہ تعالیٰ شرک کو نہیں بخشتا۔

**فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلْمِ وَأَنْتُمْ الْمَأْعَلُونَ ...**

پس تم پودے بن کر صلح کی درخواست پر اس حال میں نہ آؤ کہ تم ہی بلند و غالب ہو

جناب باری عزاسمہ فرماتا ہے کہ اے میرے مومن بندو تم دشمنوں کے مقابلے میں عاجزی کا اظہار نہ کرو اور ان سے دُب کر صلح کی دعوت نہ دو حالانکہ قوت و طاقت میں زور و غلبہ میں تعداد و اسباب میں تم قوی ہو۔

ہاں جبکہ کافروں میں تعداد میں اسباب میں تم سب سے زیادہ ہوں اور مسلمانوں کا امام مصلحت صلح میں ہی دیکھے تو ایسے وقت بیشک صلح کی طرف جھکتا جائز ہے جیسے کہ خود رسول اللہ نے حدیبیہ کے موقعہ پر کیا جبکہ مشرکین مکہ نے آپ کو مکہ جانے سے روکا تو آپ نے دس سال تک لڑائی بند رکھنے اور صلح قائم رکھنے پر مصالحت کر لی۔

**... وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَتْرِكُمْ أَعْمَالَكُمْ (۳۵)**

اور اللہ تمہارے ساتھ ہے نا ممکن ہے کہ وہ تمہارے اعمال ضائع کر دے۔

اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو بہت بڑی بشارت و خوشخبری بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اس سے نصرت و فتح تمہاری ہی ہے تم یقین مانو کہ تمہاری چھوٹی سے چھوٹی نیکی بھی وہ ضائع نہ کرے گا بلکہ اس کا پورا پورا اجر و ثواب تمہیں عنایت فرمائے گا واللہ اعلم۔

دنیا کی بے ثباتی اور ناپائیداری:

إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهُوَ ...

زندگانی دنیا تو صرف کھیل کو ہے۔

دنیا کی حقارت اور اسکی قلت و ذلت بیان ہو رہی ہے کہ اس سے بجز تماشے کے اور کچھ حاصل حصول نہیں ہاں جو کام اللہ تعالیٰ کے لئے کئے جائیں وہ باقی رہ جاتے ہیں۔

... وَإِنْ تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا يُؤْتِكُمْ أَجْرَكُمْ وَلَا يَسْأَلْكُمْ أَمْوَالَكُمْ (۳۶)

اگر تم یقین کرو گے اور بچ کر چلو گے تو اللہ تمہیں تمہارے ثواب دے گا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات بے پرواہ ہے تمہارے بچلے کام تمہارے ہی نفع کے لئے ہیں وہ تمہارے مالوں کا بھوکا نہیں اس نے تمہیں جو خیر خیرات کا حکم دیا ہے وہ صرف اس لئے کہ تمہارے ہی غرباء، فقراء کی پرورش ہو اور پھر تم وارا آخرت میں مستحق ثواب بنو۔

إِنْ يَسْأَلْكُمْوَهَا فَيُحْفِكُمْ تَبَخَّلُوا وَيُخْرِجْ أَسْغَانَكُمْ (۳۷)

اگر وہ تم سے تمہارے مال مانگے اور زور دے کر مانگے تو تم اس وقت بخیلی کرنے لگو گے اور وہ بخیلی تمہارے کیے ظاہر کر دے گی؛

یہاں انسان کے بخیلی اور بخیلی کے بعد ولی کیے کے ظاہر ہونے کا حال بیان فرمایا۔

هَآأَنْتُمْ هَؤُلَاءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ...

خبردار تم ہو وہ لوگ کہ بلائے جاتے ہو کہ تم راہ الہی میں خرچ کرو گے۔

... فَمِنْكُمْ مَّنْ يَبْخُلُ ...

پھر تم میں سے بعض بخیلی کرنے لگتے ہیں۔

مال کے نکالنے میں یہ تو ہوتا ہی ہے کہ مال انسان کو محبوب ہوتا ہے اور اسکا نکالنا اس پر گراں گزرتا ہے۔

... وَمَنْ يَبْخُلْ فَإِنَّمَا يَبْخُلْ عَن نَّفْسِهِ ...

جو بخل کرتا ہے وہ تو دراصل اپنی جان سے بخیلی کرتا ہے؛

یہاں بخیلوں کی بخیلی کے وبال کا ذکر ہو رہا ہے کہ فی سبیل اللہ خرچ کرنے سے مال کو روکنا دراصل اپنا نقصان کرنا ہے کیونکہ بخیلی کا وبال اسی پر پڑے گا صدقے کی فضیلت اور اسکے اجر سے محروم بھی رہے گا۔

... وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ...

اللہ تعالیٰ تنہی اور بے نیاز ہے اور تم فقیر اور محتاج ہو

اللہ سب سے غنی ہے اور سب اس کے در کے بھکاری ہیں۔ غنا خالق کائنات کا وصف لازم ہے اور احتیاج مخلوق کا وصف لازم ہے۔ نہ یہ کہ اس سے کبھی الگ ہوں نہ وہ اس سے۔

وَأِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبَدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ (۳۸)

اور اگر تم روگرداں ہو جاؤ گے تو وہ تمہارے بدلے تمہارے سوا اور لوگوں کو لائے گا جو پھر تم جیسے نہ ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم اس کی اطاعت سے روگرداں ہو گئے اسکی شریعت کی تابعداری چھوڑ دی تو وہ تمہارے بدلے تمہارے سوا اور قوم لائے گا جو تم جیسی نہ ہوگی بلکہ وہ سننے اور ماننے والے حکم بردار نافرمانیوں سے بیزار ہوں گے۔



© Copy Rights:  
Zahid Javed Rana, Abid Javed Rana  
Lahore, Pakistan  
www.quran4u.com